|  |  |
| --- | --- |
| مجرئی خلق میں ان آنکھوں نے کیا کیا دیکھا  پر کہیں سبطِ پیمبر سا نہ آقا دیکھا | |
| کہتی تھیں زینبِ مضطر کہ خدا خیر کرے  رات کو خواب میں اُریاں سرِ زہرا دیکھا | میں نے دیکھا علمِ شاہ کو آلودہ خون  میں نے نیزے پہ سرِ دلبرِ زہرا دیکھا |
| میں نے دیکھا علی اصغر کا گلا خون میں تر  میں نے عباس کو ریتی پہ تڑپتا دیکھا | ایک گٹھری شہِ دین پشت پہ لائے اُسمیں  میں نے ٹکڑے ہوئے قاسم کا سراپا دیکھا |
| گر پڑے سبطِ نبی تھام کے ہاتھوں سے جگر  علی اکبر کو جو ریتی پہ تڑپتا دیکھا | بےردا خلق نے اس بی بی کے سر کو دیکھا  جس کی مادر کا کسی نے نہ جنازہ دیکھا |
| ہائے کیوں ہو نہ گئیں کوڑا کہ ان آنکھوں نے  قید خانے میں سکینہ کا جنازہ دیکھا | جا کے زینب نے مدینے میں کہا صغریٰ سے  کہوں کس منہ سے کہ پردیس میں کیا کیا دیکھا |
| ظلم ہے مجرئی سجاد نے کیا کیا دیکھا  گھر لٹا قید ہوئے باپ کا لاشہ دیکھا | |